ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی

عذابِ قبر اور برزخی زندگی

سوالات:

۱۔ عذاب قبر سے کیا مراد ہے؟ اس کا تعلق روح سے ہوتا ہے یا بدن سے بھی ملوث ہوتا ہے؟

۲۔ اگر قبر میں جسم کو بھی عذاب ہوتا ہے تو پھر اُخروی عذاب کے کیا معنی ہیں؟

۳۔ از روئے قرآن زندگیاں دو ہیں، دنیا کی زندگی اور آخرت کی زندگی۔ پھر برزخی زندگی کیا ہے؟ موت کو زندگی کا نام دینا میرے فہم سے بالاتر ہے۔

۴۔ مُردہ تو سننے سے قاصر ہوتا ہے۔ پھر **انه یسمع قرع نعا لھم** کا کیا مطلب ہے۔ آخر قرآن ہی تو کہتا ہے ﴿**اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا**﴾؟

۵۔ روح اور جسم کے باہمی ملاپ کا نام زندگی ہے۔ پھر **فیعاد روحه فی جسده** سے کیا مراد ہے؟ کئی لوگوں کی نعشیں (جیسے لندن میں فرعون کی اور چین میں ماوزے تنگ کی) باہر سامنے پڑی ہیں لیکن ان میں اعادہ روح کے کوئی آثار نظر نہیں آتے مزید یہ کہ جب مردے زندہ ہوں گے تو وہ قبروں سے باہر نکل پڑیں گے؟

٦۔ حدیث میں ہے: مستحق عذاب (کافر یا مشرک) کو فرشتے مارتے ہیں جس کی وجہ سے اس کی چیخ و پکار سوائے جن وانس کے تمام مخلوق سنتی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ حضور علیہ السلام کا خچر تو بدک گیا لیکن ہمارے ریوڑ کے ریوڑ قبرستانوں میں چرتے ہیں اور کبھی ان کے ڈرنے کا واقعہ نہیں سنا گیا؟ آپ کے خچر کا بدکنا تو خرق عادت تھا اور اس کو معجزہ کہیں گے۔

۷۔ عالم خواب میں فوت شدگان کی روحیں اپنے لواحقین سے آ کر ملتی ہیں یا یہ محض تخیل ہوتا ہے؟

(حافظ محمد عمران فاروقی ضلع و تحصیل میانوالی محلّہ یاروخیل مسجد اہل حدیث)

الجواب: محترمی جناب! حافظ رضوان احمد فاروقی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط ملا جو آپ نے استاد محترم جناب حافظ زبیر علی زئی صاحب کو ارسال کیا تھا۔ آپ کے سوالات کے مختصر جوابات پیشِ خدمت ہیں۔

جوابات:

۱۔ عذابِ قبر سے مراد وہ عذاب ہے جو میت کو قبر میں دیا جاتا ہے۔ اور قرآن و حدیث کی واضح نصوص سے ثابت ہے کہ قبر زمین میں ہوتی ہے اور قیامت کے دن انسانوں کو اسی ارضی قبر سے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔ ارضی قبر کے علاوہ کسی دوسری فرضی قبر کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اور اس عذاب کا تعلق جسد یعنی میت سے ہوتا ہے۔ اور روح جنت یا جہنم میں ہوتی ہے۔ (دیکھئے سورۃ نوح آیت: ۲۵ التحریم: ۱۰) نبی صلی اللہ علیہ وسلم عذاب قبر اور عذاب جہنم دونوں سے

پناہ مانگا کرتے تھے۔حدیث میں ہے:

''المیت یعذب فی قبرہ بمانیح علیھا''

میت کو اس کی قبر میں عذاب دیا جاتا ہے اس پر نوحہ کے سبب سے (بخاری:۱۲۹۲ او مسلم:۹۲۷)

یہ حدیث قبر میں میت (بدن) کے عذاب پر بالکل واضح ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ عذاب کا تعلق جسم سے بھی ہے اور روح کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔موت روح اور جسم کی جدائی کا نام ہے اور قیامت ہی کے دن روح اور جسم آپس میں دوبارہ ملیں گے۔

۲۔ قبر میں جسم کو عذاب ہوتا ہے اور قیامت کے دن بھی عذاب ہوگا۔آپ کا یہ اعتراض کہ پھر اخروی عذاب کا کیا مطلب ہے؟ تو قرآنِ کریم سے ثابت ہے کہ قبض روح کے وقت کافروں کو عذاب دیا جاتا ہے۔دیکھئے سورۃ الانعام ۹۳،الانفال آیت ۵۰۔آپ سے بھی یہی سوال ہے کہ جب قبضِ روح کے وقت کافروں کو عذاب دیا جاتا ہے تو پھر اُخروی عذاب کے کیا معنی؟ اَب جو جواب آپ کا ہوگا،وہی ہمارا بھی ہے۔

۳۔ دو زندگیوں کا مطلب یہ ہے کہ آج دنیا میں جیسی زندگی ہمیں حاصل ہے اسی طرح کی محسوس اور ظاہری زندگی قیامت کے دن بھی حاصل ہوگی۔اور مرنے کے بعد حالتِ موت میں بھی عذاب اور راحت کو میت اور روح محسوس کرتی ہیں۔قرآن نے ضِعْفَ الْمَمَاتِ کے الفاظ کے ساتھ حالت موت میں عذاب کا ذکر کیا ہے۔دیکھئے بنی اسرائیل آیت ۷۵۔علمائے اسلام نے موت کے بعد ثواب اور عذاب کی کیفیت کو سمجھانے کے لیے اسے برزخی زندگی کا نام دیا ہے بہرحال نام کی بحث کو چھوڑیں اصل حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

۴۔ آپ کہتے ہیں کہ مردہ سننے سے قاصر ہوتا ہے،قرآن کی کونسی آیت ہے یا کسی حدیث میں ایسا کوئی مضمون آیا ہے کہ مردہ سننے سے قاصر ہے؟ البتہ قرآن میں یہ الفاظ آئے ہیں:

﴿اِنَّ اللّٰهَ یُسْمِعُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ﴾

اللہ تعالیٰ جسے بھی چاہے سنا دے اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ان لوگوں کو جو قبروں میں مدفون ہیں نہیں سنا سکتے (فاطر:۲۲)

اِس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے سنا سکتا ہے۔البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا کوئی دوسرا مردوں کو نہیں سنا سکتا۔یعنی نبی کے اختیار میں مردوں کو سنانا نہیں ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ سنانا چاہتا ہے تو قلیب بدر والوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا دیا۔(بخاری:۱۳۷۱،۱۳۷۲ مسلم:۹۳۲) میت واپس جانے والوں کی جوتیوں کی چاپ سنتی ہے۔(بخاری:۱۳۳۸) میت سے قبر میں سوالات کئے جاتے ہیں: مَنْ رَبُّکَ ،تیرا رب کون ہے؟ مَا تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ تُو اس شخص کے بارے میں کیا جانتا ہے؟ یہ تمام باتیں میت کو اللہ تعالیٰ سناتا ہے۔آپ نے جو آیت نقل کی ہے وہ بے موقع ہے۔آپ اس سلسلہ میں تحقیق کریں۔

۵۔ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِیْ جَسَدِهٖ کا مطلب ہے کہ سوال وجواب کے وقت روح کو میت میں لوٹایا جاتا ہے۔اور یہ

آخرت کا معاملہ ہے اور آخرت کے معاملات کو عقل کی کسوٹی پر نہیں پرکھا جاسکتا۔ پھر یہ غیب کا معاملہ ہے۔ اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ ایمان والے اِن اَن دیکھی حقیقتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور ایسی حقیقتیں کہ جو پردہ غیب میں ہیں، ان کے متعلق یہ کہنا کہ وہ نظر کیوں نہیں آتیں تو یہ طرزِ عمل کفار و مشرکین کا تھا۔ اور اگر آپ اِن حقیقتوں کو دیکھنے کے ہی متمنی ہیں تو پھر کچھ انتظار کر لیں موت کے وقت یہ تمام حقائق آپ کو معلوم ہو جائیں گے۔

۶۔ جب میت کو عذاب دیا جاتا ہے تو جنوں اور انسانوں کے علاوہ تمام مخلوق اِن کے چیخنے چلانے کی آواز سُنتی ہے۔ ایک حدیث میں ''یعذبون حتی تسمع البھائم کلھا'' (بخاری: ۶۳۶۶ ومسلم: ۵۸۶) ''تمام چوپائے میت کی آواز کو سنتے ہیں۔'' ایک حدیث میں ''یسمع من یلیہ'' قریب کی ہر چیز میت کی آواز کو سنتی ہے۔ (بخاری: ۱۳۳۸) میت کے چیخنے چلانے کی آواز ہر چیز سنتی ہے سوائے انسان کے اور اگر اِنسان اسے سُن لیتا تو بے ہوش ہو جاتا۔

(بخاری: ۱۳۷۴)

اِن احادیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ میت کے چیخنے چلانے کی آواز ہر چیز اور تمام جانور سنتے ہیں لیکن انسان اور جنات اسے نہیں سن سکتے۔ جہاں تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کے بدکنے کا معاملہ ہے تو یقیناً وہ بھی اس اچانک آواز سے بدک گیا تھا۔ دنیا میں جانور بھی دو قسم کے ہیں ایک وہ شہری جانور جو سڑک پر سائرن کی زبردست آواز سے بھی متحرک نہیں ہوتے۔ دوسرے تھرپارکر کے علاقے کے جانور جو دُور سے کسی کار کی آواز سن کر ہی ایسے بدحواس ہو کر اور گھبرا کر بھاگتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ لہٰذا قبر کی آواز سے بھی ڈھیٹ قسم کے جانور تو نہیں بدکتے بلکہ یہ آوازیں اِس کی روزمرہ کا معمول اور فطرت ثانیہ بن جاتی ہیں۔ جبکہ حساس قسم کے جانور اس سے بدکتے ہیں۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عذاب قبر کو سننا آپ کے نبی ہونے کی وجہ سے تھا۔ اور آپ کے خچر کا عذاب کی آواز سے بدکنا تو اِسے معجزہ کا نام دینا غلط بلکہ جہالت ہے کیونکہ تمام ہی جانور عذابِ قبر کی آواز کو سنتے ہیں۔ لہٰذا عثمانی فلسفہ کے بجائے قرآن و حدیث پر سچے دل سے ایمان لے آئیں۔

۷۔ خواب میں بعض دفعہ مرنے والے سے ملاقات ہو جاتی ہے جس سے اس کی حالت کا پتہ چل جاتا ہے۔ جس طرح طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھ ہجرت کرنے والے ساتھی کو خودکشی کے بعد خواب میں دیکھا جس نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرنے کی وجہ سے بخش دیا ہے لیکن فرمایا کہ جس چیز کو یعنی ہاتھ کی انگلیوں کو تو نے خود خراب کیا ہے میں انہیں ٹھیک نہیں کروں گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر دعا فرمائی کہ اللہ اس کی انگلیوں کو بھی معاف فرما دے۔ (مسلم: ۱۱۶)

نبی کریم ﷺ نے سیدنا جعفر الطیار رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا تھا، ان کے دو پر تھے جن پر خون لگا ہوا تھا دیکھئے المستدرک للحاکم (۲۱۲/۳ ح ۴۹۴۳ وسندہ حسن) ابوالصہباء صلہ بن اشیم العدوی (ثقہ تابعی) فرماتے ہیں کہ میں نے (سیدنا) ابورفاعہ العدوی (رضی اللہ عنہ) کو ان کی شہادت کے بعد (خواب میں) دیکھا، وہ ایک تیز اونٹنی پر جا رہے تھے۔ اِلخ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۸۴/۱۱، ۸۵ ح ۳۰۵۲۳ وسندہ صحیح) [۲۳ رجب ۱۴۲۶ھ]